

THE SCHOLAR

Islamic Academic Research Journal

ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)

DOI:10.29370/siarj

Journal home page: http://siarj.com



مدارات کامفہوم اور عصرِ حاضر میں اس کی تطبیقات

THE CONCEPT OF CIVILITIES (MUDARAT) AND ITS APPLICATIONS IN CURRENT ERA

1. Farhad Ali

PhD Research scholar, Department of Islamic studies, HITEC University, Taxila. Pakistan

Email: farhadali07860@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0003-1174-0840

2. Rab Nawaz

Assistant Professor, Department of Islamic studies, HITEC University, Taxila,

Pakistan

Email: qarirabnawaz@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0002-7499-0524

To cite this article:

Farhad, and Rab Nawaz. "THE CONCEPT OF CIVILITIES (MUDARAT) AND ITS APPLICATIONS IN CURRENT ERA." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 6, No. 1 (May 31, 2020): 56–84.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

Journal The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 5, No. 1 | | January - June 2020 | | P. 56-84

Publisher Research Gateway Society

DOI: 10.29370/siarj/issue10ar16

URL: https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

License: Copyright c 2017 NC-SA 4.0

Journal homepage www.siarj.com **Published online:** 2019-05-31







مدارات کامفہوم اور عصر حاضر میں اس کی تطبیقات THE CONCEPT OF CIVILITIES (MUDARAT) AND ITS APPLICATIONS IN CURRENT ERA

Farhad Ali, Rab Nawaz

ABSTRACT:

Daw'ah (preaching) is the main source to spread the light of Islam and introduce it to the non-Muslims but a large number of intellectual turned away from this duty and those who are engaged in this duty are not fully familiar with the wisdom of preaching neither they are equipped with modern techniques and principles of preaching. There are so many Daw'ah organizations and groups contributions in this field but the outcomes are not according to the expectations. The main issue in this regard is that one group is strictly following the methods of predecessors not their methodology, while the other is totally ignoring the main purpose of Sharia and molding the Sharia commands beyond the limits, therefore the impact of preaching is according to the expectations. The main reason of this failure is the ignorance of core principles in the process of Dawah. This research paper and attempt to explain the terminology of Mudarat and Mudanah, its limitations and the virtuous and necessity of Mudarat and possible implications of Mudarat in moderen issues.

KEYWORDS: Daw'ah, Preaching, Civilities (גווים) Excessive flexibility (גווים). Enjoining good, Forbidding evil.

كليدى الفاظ: مداست، مدارات، دعوت، امر بالمعروف، نهى عن المنكر

تعارف:

اسلام کی نشرواشاعت میں دعوت و تبلیخ کا کلیدی کردار ہے، عصرِ حاضر میں امت کا ایک کثیر طبقہ اس فریصنہ کی ادائیگی علی مصروفِ عمل ہیں وہ سے رُو گردال ہے جبکہ جو قلیل افراداس فریصنہ کی فرضیت واہمیت سے آشااور اس کی ادائیگی میں مصروفِ عمل ہیں وہ بھی دعوت و تبلیغ کے آداب سے ناآشا ہیں، موجودہ زمانہ میں وسائل دعوت کی کثرت و فراوانی بھی ہے اور باسہولت و آسانی ان کا استعال بھی کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے باوجود دعوت کے اصول مدارات سے ناوا قفیت کی وجہ سے دعوت کے اس درجہ اثرات و ثمرات کا ظہور نہیں ہور ہاجن کی توقع کی جاتی ہے، اور اس کے برعکس دعوتی عمل میں السے امور کا ارتکاب بھی کیا جارہا ہے جو ''مداہنت فی دین اللہ'' کی خرمت کے دلائل اور عصرِ حاضر میں استنباطی منہے اختیار کرتے ہوئے اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مدارات و مداہنت کے شرعی مفہوم کی توضیح، ''مدارات فی دین اللہ'' کی فضیلت اور ضرورت و اہمیت ''مداہنت فی دین اللہ'' کی حرمت کے دلائل اور عصرِ حاضر میں مدارات کی مکنہ صور تیں بیان کی جائیں۔

اشاربه: مداست، مدارات، دعوت، امر بالمعروف، نهي عن المنكر

موضوع تحقيق كاتعارف اور ضرورت واجميت:

دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا تھم دینا اور برائی سے روکنا) دین اسلام کی اساسیات میں سے ہوت الی اللہ اور اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ انسانیت کی معاشی، معاشر تی اور اخلاقی زندگی کی بہتری اللہ اور امر رسول کی اطاعت و فرمانبر داری کا انحصار دعوت الی اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ہے، اس فریصنہ کو جس قدر اہتمام اور حسن وخوبی سے سرانجام دیاجائے گائی قدر اللہ کے بالمعروف و نہی عن المنکر پر ہے، اس فریصنہ کو جس قدر اہتمام اور حسن وخوبی سے سرانجام دیاجائے گائی قدر اللہ کے احکام کی پاسداری اور نبی کریم کی مبارک سنتوں اور طور طریقوں کا احیاء ہوگا اور جس قدر اس فریصنہ سے پہلوتہی اضیار کی جائے گائی قدر انسانیت میں بگاڑ پیدا ہوگا اور معاشی، معاشر تی اور اخلاقی بے راہ روی کا دور دورہ ہوگا، اللہ تعالی کے احکامات سے روگردانی کی جائے گی اور نبی کی جائے گی اور نبی کے مبارک طریقوں سے منہ موڑا جائے گا۔

اسلام کے اس اہم اور اساسی فریضہ کی ادائیگی میں جب لوگوں نے تساہل اختیار کیا اور ایک کثیر طبقہ نے اس سے روگردانی کی تواس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ ضلالت و گمراہی پھیل گئی، گناہ عام ہو گئے، معاشرے میں ہر طرح کا بگاڑ عام ہو گیا،

جان ومال اور عزت و ناموس غیر محفوظ ہو گئی، بے چینی و بے اطمینانی کا عروج ہو گیا، قتل وغارت گری اور لوٹ مار اوج تزیار جا پہنچی،اور بحر و برانسانیت کے گناہوں سے بھر گئے۔

اصول دعوت کے موضوع پر آن گنت کت موجود ہیں جن میں مصنفین نے دعوت کے آداب کو عمدہ واحسن انداذ میں بیان کیا ہے ،احمد حماد بن حافظ عبدالتار حماد نے ''معارف مجلہ تحقیق '' کے شارہ جولائی دسمبر ۱۱۰ ۲ء میں ایک مقالہ ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بنیادی اصول '' کے عنوان سے لکھا ہے ،اس مقالہ میں بھی مداہنت و مدارات کو کیسر نظر انداز کیا گیا ہے ، راقم کی نظر میں اب تک کوئی ایسی کتاب نہیں گذری جس میں خاص اسی موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہو اور مداہنت و مدارات کے عنوان سے کلام کیا گیا ہو ،اس لیے اس مقالہ میں اس خاص موضوع کا انتخاب کر کے سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

مدابهنت اور مدارات كامفهوم اوران ميں فرق:

مداہنت اور مدارات کے الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لیے مدارات کے مفہوم کی صحیح پیچان کے لیے مداہنت کی پیچان مجھی ضرور کی ہے ، ذیل میں ان دونوں کی تحریفات اور ان دونوں کے مفہوم میں فرق کی توضیح کی گئی ہے اور علماء امت کی تصریحات بھی پیش کی گئی ہیں۔

علامہ بربان الدین بقاعی (متوفی ۸۸۵ھ) اپنی کتاب ' نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور ' میں امام رازی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مداہت و مدارات میں فرق کا دار و مدار نیت پرہے، پس جس فعل سے اللہ تعالیٰ کی رضاجو ئی کے علاوہ کوئی اور غرض مطلوب ہو تو یہ مدارات ہے ، اور جس فعل سے دینی امرکی نیت کی جائے تو یہ مدارات ہے ۔ اور جس فعل سے دینی امرکی نیت کی جائے تو یہ مدارات ہے ۔ عبد الرحمان بن مجمد القماش ' جامع لطائف التقبیر' میں مداہت و مدارات کا فرق ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں: مدارات میں فرق اس غرض کو مدِ نظر رکھ کر کیا جاسکتا ہے جس کے پیش نظر یہ چشم پوشی اختیار کی گئی ہے کہ اپنادین محفوظ در کھا جائے یا اس نرمی اختیار کرنے سے مقصود ہے، اگر یہ ملاطفت و نرمی اس وجہ سے اختیار کی گئی ہے کہ اپنادین محفوظ در کھا جائے یا اس نرمی اختیار کرنے سے مقصود کی وجہ اپنی ذاتی اغراض ہوں ، یا پنی شہوات کو اپورا کر ناہو ، یا اپنی اپنی شہوات کو اپورا کر ناہو ، یا اپنی شہوات کو اپورا کر ناہو ، یا اپنی جاہ و منصب کی حفاظت ہو تو یہ ' مدارات ' ہو تو یہ خور اپور کی دیا ہو تو یہ نامی کی اسلام کی دیا ہو منصب کی حفاظت ہو تو یہ ' مدارات کی دوجہ اپنی داتی دیا ہو کی دیا ہو کی دیا ہو کی دیا ہو کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کو کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کی کو کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کو کیا کیا کہ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کے کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ

علامہ اساعیل حقی (متوفی ۱۱۲ه) تفییر ''روح البیان ''میں فرماتے ہیں: مداہست سے مراد دین کو دنیا بدلے بیچنا ہے، اور یہ گیا ہوں میں سے ہے، اور مدارات دنیا کو دین کے بدلے بیچنا ہے اور یہ حسنات میں سے ہے، اور مداہست کی تحریف میں یہ بھی کہا گیا ہے ''ادھان'' ایسے شخص کے لیے نرمی اختیار کرنا ہے جس کے لیے نرمی اختیار کرنا ہے میں یہ ہو۔ 3 مناسب نہ ہو۔ 3

علامہ ثعالی (متوفی ۸۷۵ه) اپن تفیر ' الجواهر الحسان ' میں حضرت ابن عباس سے مدارات و مداہنت کا مفہوم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: 'مداہنت 'حرام و ناجائز معاملات میں صلح جوئی اختیار کرنا ہے اور ' مدارات ' جائز وحلال امور میں صلح جوئی ہے۔ ⁴

علامہ ابن عجیبہ (متوفی ۱۲۲۴ھ)' البحر المدید' میں فرماتے ہیں: مداہنت سے مراد فاسق کے فعل بدپر رضامندی کا اظہار کر نااور اس پر نکیر نہ کرنا، اور مدارات سے مراد جاہل کو سمجھانے میں نرمی کی راہ اختیار کرنااور فاسق کو منکرات سے روکنے میں نرم خوئی اپنانا ہے جیسے کی خود اللہ تعالی نے حضرت موسلی وہارون کو فرعون کے ساتھ نرمی اختیار کرنے

³ Al Istanbuli,Ismail Haqi Bin Mustafa,Rooh Ul Bayan,Vol 10,Page 84,Dar Ihya al Turath al Arabi.

¹ Burhan ul Deen,Abul Hasan Ibrahim bin umar,Nazm ul Durar fi tnasub al ayat wal suwar,Vol 7 page 654,Dar ul Kutub al ilmiyah,1424 AH

² Abdul Rehman Muhammad Bin Alqmmash, Jami Lataaif Al Tfsir, Vol 6 Pg 446

⁴ Al Thaalbi,Abdul Rehman Bin Muhammad Bin Makhloof,Al Jawahir al Hisan fi Tafsir al Quran,Vol 5,Page 372,Dar Ihya al Turath al Arabi,1418 AH

کا حکم دیا،اور بہ بھی کہا گیاہے کہ ''مداہنت ''دین کو دنیا کے بدلے چھوڑ ناہے اور '' مدارات ''دنیا کو دین کی حفاظت کی خاطر حچھوڑ دیناہے۔⁵

علامہ ابن عربی ٔ (متوفی ۱۳۵۳ھ) ''احکام القرآن' میں رقمطراز ہیں: ''ادھان' کی حقیقت قربت ومودّت کااظہار کرنااور دلی طور پردشمنی رکھناہے، اگریہ مقاربت نرم جوئی کے ساتھ ہو تو یہ '' مداہنت ''ہے، اور اگریہ قربت دین کی سلامتی کے ساتھ ہو تو یہ مدارات ہے۔ ⁶

علامہ مناوی ک^ود، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر د، میں فرماتے ہیں: مدارات کامفہوم یہ ہے کہ جاہل کو تعلیم دینے میں نرمی کامعاملہ اختیار کیاجائے، فاسق کو گناہوں سے روکنے میں شدت اختیار نہ کی جائے، اور مداہنت سے مراد فاسق کے ساتھ معاشر ت اختیار کرنا، اور جن برائیوں میں وہ مبتلا ہے ان پر رضامندی کا اظہار کرنا۔ مدارات مند وب و مستحب ہے جبکہ مداہنت حرام ہے۔ ⁷

معاصرین میں سے علامہ جابر بن موسیٰ الجزائری ' الیسرالتفاسیر ' ' میں فرماتے ہیں: دین میں مداہنت کی حرمت ہے ، اور مداہنت سے مراد دین کے معاملات میں اس وجہ سے پیچھے ہٹناتا کہ دنیاوی فوائد کی حفاظت کی جائے ، اور مدارات جائز ہے ، مدارات سے مراد دین کی حفاظت کی خاطر دنیاوی فوائد کو پس پشت ڈال دینا۔ ⁸ علامہ ابن حبان ؓ (متوفی ۴۵ سے مراد دین کی حفاظت کی خاطر دنیاوی فوائد کو پس پشت ڈال دینا۔ ⁸ علامہ ابن حبان ؓ (متوفی ۴۵ سے مراد دین کی حضیت کا شائبہ تک نہ ہو ، اور مداہنت سے مراد ایسے اخلاق سے متصف ہونا ہے جن میں اللہ کی معصیت کا شائبہ تک نہ ہو ، اور مداہنت سے مراد ایسے اخلاق سے متصف ہونا ہے جن میں کراہت ونالیندید گی کا شک وشیہ ہوتا ہے۔ ⁹

امام ابو منصور ماتریدی (متوفی ۱۳۳۳ه) فرماتے ہیں: مداہت و مدارات میں فرق بیہے کہ مداہت کسی لالح کی بنیاد پر اختیار کی جاتی ہے اور اس میں دھو کہ بازی کے ذریعہ اپنی مطلوبہ چیز تک پہنچنامقصود ہوتاہے،اور ''مدارات ''شفقت

⁵ Ibn e Ajiba,Ahmad Bin Muhammad Bin Al mahdi,Al Bahr ul Madeed,Vol 8 page 37,Dar ul Kutub Al Ilmiyah,1423 AH

⁶ Ibn ul Arabi,Muhammah Bin Abdullah Abu Bakar,Ahkam Ul Quran,Vol 4 page 305,Dar ul Kutub al Ilmiyah,1424 AH

⁷ Al Manavi,Abdul Rauf,Faiz ul Qadir Sharh ul jami al saghir,vol 5 page 519,Al Maktaba al Tijariyah Al Kubra,1356 AH

⁸ Al Jazairi, Jabir Bin Musa Bin Abdul Qadir, Aysar ul Tafasir likalam al Aliy al kabir, vol 5 page 654, Maktabat ul uloom wal hikam, 1424 AH
⁹ Ibn Hikan Mukamanad Bir Hill Bir Hikan Mukamanad Bir Hill Bir

⁹ Ibn Hibban, Muhammad Bin Hibban Bin Ahmad, Sahih ibn Hibban, vol 2 page 216, Muassasah Al Risalah, 1414 AH

والامعاملہ اختیار کرنے کو کہتے ہیں تاکہ مخاطب پر حق واضح ہوجائے اور وہ داعی کا دین قبول کرلے ، بظاہر مدارات و
مداہنت دنوں ایک ہی ہیں ، وونوں میں نرمی اور شفقت والا معلیٰ پایاجاتا ہے۔

علامہ ابن حجر (متوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں: مداہنت کالفظ ' دہان ' سے مشتق ہے ، اور اس سے مراد کوئی چیز ظاہر کرنا
اور اس کے باطن کو چھپانا، علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ فاسق کے ساتھ معاشر ت اختیار کرنا اور اس کے معاملات
میں رضامند کی کا ظہار کرنا، ان معاملات میں نکیر نہ کرنا، اور ' مدارات ' سے مراد جاہل کے لیے تعلیم و تبلیغ میں
نرمی اختیار کرنا، فاسق کے لیے نہی عن المنکر کرنے میں ملاطفت اختیار کرنا، مدارات کا قانون ہے ہے کہ اس میں دین پر
کوئی عیب نہ آتا ہو، اور مداہنت ِ فد مومہ ہیہے کہ اس میں برائی کواچھائی کالبادہ پہنا یاجائے ، اور باطل کو حق قرار دیا

ایک اور مقام پر علامہ ابن حجر مدارات و مداہت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مداہت و مدارات میں فرق ہے ہے کہ مدارات دنیا کود نیا، دین یادین و دنیا دونوں کی اصلاح کی خاطر حجبور ٹااور قربان کرناہے اور بیہ مدارات مباح ہے، اور بعض او قات مستحب بھی ہوتی ہے، جبکہ مداہت سے مراد دنیا کی خاطر دین کو ترک کر دینا ہے۔ 12 علامہ ابن بطال ؓ فرماتے ہیں کہ مدارات موکمتین کے اخلاق میں سے ہے اور مدارات سے مراد لوگوں کے سامنے عاجزی سے کندھے جھکانا، نرم لہجہ میں بات کرنا، اور ہمکلامی میں درشت لہجہ کو ترک کرناہے، اور یہ اسباب الفت و مودّت میں قوی ترین سبب ہے، اور بعض حضرات کا مدارات اور مداہت کو ایک ہی چیز سمجھنا غلط ہے اس لیے کہ مدارات مندوب ہے اور مداہت حرام ہے۔ 13

* مدارات ومداہنت میں کوئی حقیقی فرق نہیں بلکہ ایک اعتباری فرق ہے،اوراس کا نحصار نیت پرہے،اگر نیت صحیح ہو تو مدارات اورا گرنیت بری ہو تو مداہنت سمجھی جائے گی۔

* دین پر دنیا کوتر جیج دینامداہنت جبکہ دنیاپر دین کوتر جیج دینامدارات ہے۔

حائےوغیر ڈلک۔¹¹

Al Maturidi, Muhammad Bin Muhammad Bin Mehmood, Tafsir al Maturidi, vol 9 page 507, Dar ul Kutub Al Ilmiyah, 1426 AH

Al Asqalani, Ibn Hajar, Ahmad Bin Ali, Fath ul Bari, vol 10 page 568, Dar ul Marifah, 1379 AH

¹² Above, vol 10 page 545

¹³ Above, vol 10 page 528

- * گناہگاروفاس کے لیے ''نہی عن المنکر '' میں نرمی اختیار کرنامد ارات اور اس کے برے افعال پر نکیر کے بجائے رضامندی کا اظہار کرنااور اس کے ساتھ معاشر ت اختیار کرنامد است ہے۔
 - * مدارات میں الیی نرمی اختیار کی جاتی ہے جس میں اللہ کی نافر مانی و معصیت کا شائبہ تک نہیں ہو تا جبکہ مداہنت میں الیی نرمی اختیار کی جاتی ہے جس میں منہیات و معاصی کاار تکاب بھی پایا جاتا ہے۔
 - * مداہنت میں دنیاوی فوائد کی حفاظت مقصود ہوتی ہے جب کہ مدارات میں دین کی حفاظت مقصود ہوتی ہے۔ ہے۔

مدارات كى اہميت وفضيات:

ذخیر ہاحادیث میں تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدداحادیث میں نہ صرف مدارات کی اہمیت وفضیات کو بیان کیا گیا ہے بلکہ اس کواصلِ عقل وسمجھداری قرار دیااور ایمان لانے کے بعد دوسرے مرتبہ کی سمجھداری مدارات اختیار کرنے کو قرار دیا، چنداحادیث نبویہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ◄ آپ طرائی آیم نیم نے ارشاد فرمایا: ایمان لانے کے بعد اصل عقل اور سمجھداری لو گوں کے ساتھ مدارات اختیار کرناہے، اور مشورہ کر لینے کے بعد کوئی شخص ہلاک نہیں ہوگا، اور دنیا میں اہلِ معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہول گے۔ 14
- خضرت ابوہریر "قسے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اصل عقل اور سمجھداری مدارات ہے، اور دنیامیں اہل
 معروف آخرے میں بھی اہل معروف ہوں گے۔ ¹⁵
- ★ حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ جب سور ۃ براءۃ نازل ہوئی توآپؓ نے ارشاد فرمایا: مجھے لو گوں کے ساتھ
 مدارات اختیار کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔ 16

اس حدیث سے مدارات کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ آپ طنی آیا ہم نے مدارات اختیار کرنے کو اپنی بعث کا مقصد قرار دیا۔

62

_

¹⁴ Ibn Abi Shaibah, Abdullah Bin Muhammad bin Abi Shaibah, Al Musannaf, Vol 21 page 192.

Al Behaqi, Abu Bakar Ahmad Bin Al Husain, Sheab ul Eman, vol 6 page 343, Dar al Kutub Al Ilmiyah, 1410 AH

Al Behaqi, Abu Bakar Ahmad Bin Al Husain, Sheab ul Eman, vol 6 page 351, Dar al Kutub Al Ilmiyah, 1410 AH

★ حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ مدارات صدقہ ہے۔ 17 ذخیر ہاءادیث سے جہال ایک طرف مدارات کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ آپ نے مدارات کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ آپ نے مدارات کے قانون کو اختیار کیااور اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا، متعدد مواقع پر آپ نے لوگوں کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا جس سے مدارات کی صور تیں واضح ہو جاتی ہیں، یعنی آپ نے مدارات کی قولاً بھی ترغیب دی اور فعلاً بھی، مندر جہذیل احادیث وواقعات اس پر شاہد ہیں۔

معرت عائش فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کے پاس آنے کی اجازت چاہی، جب آپ نے اس کودیکھا تو فرمایا: یہ اپنے قبیلہ کاسب سے براشخص ہے، پس جب وہ بیٹھا تو آپ خندہ پیشانی کے ساتھ ملے اور اسکے لیے فراغد لی اختیار کی، جب وہ چلا گیا تو حضرت عائش نے عرض کیا: یار سول اللہ جب آپ نے اس کودیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں فلاں فلاں الفاظ ارشاد فرمائے اور پھر آپ اس سے خندہ پیشانی اور فراغد لی کے ساتھ ملے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تم نے مجھے بدکلام کب پایا؟ بے شک روزِ قیامت مقام و مرتبہ میں اللہ کی نظر میں سب سے براشخص وہ ہوگا جس کے شرسے بچنے کے لیے لوگ اس سے کنارہ کشی اور دوری اختیار کرلیں۔ 18

علامہ ابن ججر عسقلائی فتح الباری میں علامہ قرطبی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے اعلانیہ فاسق ، فاحش، ظالم اور بدعتی وغیرہ کی غیبت کا جواز معلوم ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے معاملہ میں مدارات کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے بشر طیکہ مدارات اختیار کرتے ہوئے مداہنت فی دین اللہ کاار تکاب نہ ہوجائے۔ 19

★ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ آپ کو پچھ ریشی جبے ہدید کیے گئے جن پر سوناسے نقش نگاری کی گئی
 شخی، توآپ نے ان جبول کولو گول میں تقسیم فرماد یا اور ان میں سے ایک جبہ مخرمہ کے لیے رکھ لیا، پس

¹⁷ Ibn Hibban,Muhammad Bin Hibban,Sahih abn Hibban,vol 2 page 216,Muassasah Al Risalah,1414 AH

¹⁸ Al Bukhari,Muhammad Bin Ismail,Sahih al Bukhari,Vol 8 page13,Dar Tauq al najaah,1422 AH

¹⁹ Ibn e Hajar, Ahmad Bin Ali, Fath Ul Bari, vol 10 page 454, Dar ul Marifah, 1379 AH

جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے یہ تمہارے لیے چھیا کرر کھا تھا، ایو بٹ فرماتے ہیں کہ مخرمہ " کے اخلاق میں کچھ کمزوری تھی۔²⁰

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ایک شخص کی بداخلاقی کی وجہ سے اس کے ساتھ اچھامعاملہ کیااور اس کے لیے ایک چادراس کی غیر موجود گی کے باوجو دالگ کر کے محفوظ رکھی تاکہ وہ شخص اپناحصہ نہ پاکر بداخلاقی کا ار تکاب نه کرلے۔

حضرت ابودر داء سے ذکر کیا جاتا ہے کہ ہم لو گوں کے منہ پر خاموشی اختیار کرتے ہیں حالا نکہ ہمارے دل ان پر لعت کررہے ہوتے ہیں۔

اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے شر اور ضرر سے بیجنے کے لیے اس کے سامنے خاموشی اختیار کرنا بھی مدارات کے 21 زمرے میں آتا ہے۔

مندرجہ بالااحادیث و آثار سے نہ صرف مدارات کا جواز معلوم ہو تا ہے بلکہ دعوت دین کے سلسلہ میں اس کی اہمیت و فضیلت بھی واضح ہوتی ہے کہ مدارات اختیار کرناایک صدقہ ہے اور آپ ملٹی آیا ہم کی بعثت کا ایک مقصد لو گوں کے ساتھ مدارات اختیار کرناہے۔

مدرات کی فضیلت واہمیت کے بیان کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سطور میں ''مداہنت فی دین اللہ''کے بارے میں شرعی نصوص ذکر کر دی جائیں جس سے مداہنت کا حکم اور اس کی شاعت و قباحت کا بیان ہو جائے۔ مداہنت کے عدم جواز کے دلائل:

مفسرین نے قرآن کی متعدد آیات سے مداہنت کے عدم جواز پر استدلال کیاہے ، ذیل میں چند آیات پیش کی جاتی ہیں جن سے مفسر بن نے استدلال کیا ہے۔

﴿ وَلا تُطِعِ الْكَافِينَ وَالْمُنافِقِينَ وَدَعُ أَذَاهُمُ وَتَوكَّلُ عَلَى اللهِ وَكَفي باللهِ وَكِيلاً ٤٤٤

²⁰ Al bukhari,Muhammad bin ismail,sahih al Bukhari,vol 8 page 31.

Al Asqalani, Ibn e Hajar, Ahmad Bin Ali, Fath Ul Bari, vol 10 page 528, Dar ul Marifah,1379 AH ²² Al Quran.33:48

ترجمہ:اور پیروی نہ کروکافروں کی اور منافقوں کی ،اوران کی تکلیف کو بھلاد و،اللّہ پر بھروسہ کرو،اور کافی ہے اللّہ کارساز۔

علامہ قرطبی آس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں آپ کو تھم دیاجارہاہے کہ آپ کو منافقین و مشر کین کی طرف سے مداہنت کی جو پیش کی گئی ہے آپ اس کی اتباع و پیروی نہ کریں، مشر کین میں سے ابوسفیان، عکر مہ،ابو الاعور،اور منافقین میں سے عبداللہ بن ابی، عبداللہ بن سعد و غیرہ نے آپ کو پیش کش کی تھی کہ اگر آپ ہمارے معبود ان باطلہ کو برابھلا کہنا چھوڑ دیں،اوران کی فدمت گوئی ترک کردیں توہم آپ کی اتباع کر لیں گے،اس پراللہ کی طرف سے ترکِ مداہنت کا بیہ تھکم نازل ہوا۔ 23

أَفَحُكُمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكُمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ } 24

ترجمہ: کیاوہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟اوراللہ سے بہتر کون ہے فیصلہ کرنے کے اعتبار سے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین کی رائے کے مطابق '' جاملیت ''سے مر اد'' مداہنت فی دین اللہ '' ہے۔ ²⁵ 26

اس آیت کا شانِ نزول بھی اس آیت کے مفہوم میں مداہت کی حرمت وعدم جواز واضح کرنے میں ممد و معاون ہے ، تفسیر ابوالسعود میں علامہ ابوالسعود اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بنو نفیر اور بنو قریظہ قتل کے ایک معاملہ کا فیصلہ کروانے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بنو نفیر نے دیت و قصاص کے زمانہ جاہلیت کے ظالمانہ قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی درخواست کی ، جس قانون کے مطابق انسانی جانوں میں مساوات کے بجائے تفاضل کو مد نظر رکھا گیا تھا،اور ایک کے بدلے دوکے قصاص کا قانون جاری تھا نیز دیت میں بھی کی بیشی

-

²³ Qurtubi,Muhammad Bin Ahmad bin Abu bakar,Al jame le Ahkam el Quran,vol 14 Page 202.Dar ul Kutub Al Misriyah,1384 AH

²⁴ Al Ouran, Al Maidah: 50

²⁵ A Group of Scholers,Al Tafsir al vaseet,vol 2 page 1089,Al Haiah al Aammah le Shuon al Mtabe,1393 AH

²⁶ التفسير الوسيط، كمجموعة من العلماء بانثر ا**ف مجمع ا**لبحوث الاسلاميه بالاز هر ، ج٢ ص ٨٩ • ١ ، الصيئة العامه لشؤون المطابع ،الطبعه ٣٩٣ اهـ

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

کار جمان تھاتو آپؓ نے بنو نضیر سے فرمایا: مقتول برابر ہیں، تو یہودِ بنو نضیر نے کہا: ہم اس پر راضی نہیں ہیں،اس موقع پر ان آیات کا نزول ہوا۔ ²⁷

﴿ وَدُّوا لَوْتُدُهِنُ فَيُدُهِنُونَ }

ترجمه: وه چاہتے ہیں کہ تم مداہنت اختیار کروپس وہ بھی مداہنت اختیار کرلیں۔

قاضی ثناءاللہ پانی پی اُس آیت کی تفسیر میں مداہنت کے حرام ہونے کی تصریح فرماتے ہیں،ان کے الفاظ ہیں: وھذہ اللہ پتدل علی ان المداھنۃ فی امر الدین حرام. ²⁹علامہ قرطبیؓ نے اس آیت کی تفسیر میں متعددا قوال نقل فرمائے ہیں جواس آیت کی توضیح و تبیین کے لیے کافی ہیں،ان کے بیان کردہ اقوال کا خلاصہ مندر جہذیل ہے:

ابن عباس ابن عباس ابن عباس ابن عباس ابن عباس کے معنی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ کفر کاار تکاب کریں تو وہ اپنے کو میں اور سر کشی اختیار کرلیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں: وہ چاہتے ہیں کہ آپ ان کو پچھ رخصت دیں تو وہ بھی آپ کو پچھ نہیں اور سر کشی اختیار کرلیں۔ امام فراءاور کابی فرماتے ہیں اس کے معنی ہیں اگر آپ ان کے لیے نرم گوشہ اختیار کرلیں۔ مجابد فرماتے ہیں اس کے معنی ہیں اگر آپ ان کی طرف پچھ میلان تو وہ بھی آپ کے لیے نرم گوشہ اختیار کرلیں۔ مجابد فرماتے ہیں اس کے معنی ہیں اگر آپ ان کی طرف پچھ میلان اختیار کرلیں۔ وہ بھی آپ کی طرف پچھ میلان اختیار کرلیں۔ وہ باتے ہیں کہ اس اختیار کر ہیں تو وہ بھی آپ کی طرف پچھ میلان اختیار کرلیں۔ قادہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ آپ اس کے معنی ہیں کہ آپ کہ اس کے معنی ہیں کہ آپ کہ اس کے معنی ہیں کہ آپ اس کے معنی ہیں کہ آپ کہ اس کے معنی ہیں کہ آپ کے معنی ہیں کہ آپ کے معنی ہیں کہ آپ اس کے معنی ہیں کہ آپ کے امور کو چھوڑ دیں تو وہ بھی چھوٹ دیں نے دیم سے بھی کہا گیا ہے کہ اگر آپ اپنی کہ اس کے معنی ہیں کہ آگر آپ اپنی کہ آگر آپ اپنی کہ اگر آپ اپنی دعوت و تبلیغ کے امور کو چھوڑ دیں گے دیں تو وہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر آپ اپنی دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں پچھ کمزور پڑ جائیں تو وہ بھی کمزور کی اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنے دین کے معنی ہی تبلی کہ آپ کے اور اگر اپنے دین کے معاملہ کو تبلی کہ آپ کے اور اگر اپنے دین کے معاملہ کیں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنے دین کے معاملہ میں مداہت اختیار کرلیں تو وہ اس کے دین کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گوروں کی اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنے دین کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گوروں کی اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنے دین کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گوروں کی سلسلہ میں کے سلسلہ میں کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنے دین کے سلسلہ میں مداہت اختیار کرلیں گوروں کی اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اور کی اختیار کرلیں گے۔ اور اگر اپنی کے سالے کہ میں کی سے معنی سے معنی سے میں کی سے معنی سے معنی

²⁷ Abu Al Saood, Muhammad Bin Muhammad Bin Mustafa, Tafsir Abu Al saood, vol 3 Page 47, Dar Ihya al Turath al Arabi,

²⁸ Al Quran,Al Qalam:9

²⁹ Pani Patti,Muhammad Sana ullah,Al Tafsir Al Mazhari,vol 10 page 34,Maktabah Al Rashidia,1412 AH

³⁰ Qurtubi,Muhammad Bin Ahmad bin Abu bakar,Al jame le Ahkam el Quran,vol 18 Page 230,Dar ul Kutub Al Misriyah,1384 AH

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾ ﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾

ترجمہ: اور جب کہاجاتا ہے ان سے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ توہ ہے ہیں بے شک ہم تواصلاح کرنے والے ہیں۔ علامہ سمر قندی (متوفی ساسے) تفسیر ''محر العلوم '' میں فرماتے ہیں کہ زمین میں فساد نہ کرنے سے مرادیہ ہے کہ مداہت اختیار نہ کی جائے اور لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے میں مداہت پر عمل نہ کیاجائے۔ ³² { وَإِنْ تَصُبرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ }

ترجمہ: اورا گرتم صبر کر واور تقویٰ اختیار کر وتوبہ بڑے عزم وحوصلہ کی بات ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرِ مراح لبید فرماتے ہیں کہ تقویٰ سے مراد نامناسب امور سے بچناہے جس میں کفار کے ساتھ مداہنت اختیار کرنا شامل ہے۔³⁴

﴿ وَاتَّقُوا فِتُنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ }

ترجمہ: اور ڈرواس عذاب سے جوتم میں سے صرف ظالموں تک نہیں پننچ گا،اور جان لوبے شک اللہ سخت سزادینے والا ہے۔

علامہ ابوالسعود تفسیرِ ابوالسعود میں فرماتے ہیں کہ اس فتنہ سے مراد وہ عذاب ہے جس کا و قوع صرف ان لو گوں پر نہیں ہو گاجو ظلم کاار تکاب کرتے ہیں بلکہ ظالمین کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی اس عذاب کی گرفت اور پکڑ میں آ جائیں گے جوامر بالمعر وف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں مداہنت اختیار کرتے ہیں اور منکرات کور و کتے نہیں ہیں، بدعات کے ظہور کے باوجو دان کور و کئے کی سعی نہیں کرتے اور جہاد فی سبیل اللہ کے معاملہ میں سستی و کا ہلی کرتے ہیں۔ 36

³¹ Al Quran, Al Baqarah: 11

Al Samar Qandi,Nasar Bin Muhammad Bin Ahmad,Bahr ul Uloom,vol 1 page 53,Dar ul Fikar

³³ Al Quran, Aal e Imran: 186

³⁴ Nav-vi,Muhammad Bin Umar,Murah Labeed le Kashf e Maani al Quran al Majeed,vol 1 page 172,Dar ul kutub Al Ilmiyah,1417 AH

³⁵ Al Quran, Al Anfal: 25

³⁶ Abu Al Saood, Muhammad Bin Muhammad Bin Mustafa, Tafsir Abu Al saood, vol 4 Page 16, Dar Ihya al Turath al Arabi,

{ وَلا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لا تُنْصَرُونَ } 37 { ترجمہ:اورنہ جھک جاؤان لو گوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا پس آپڑے گاتم پر آگ کاعذاب،اور نہیں ہے تمہارے لے اللہ کے سواکو ئی دوست اور نہ کو ئی مد د گار۔

علامه حقی نے تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں مداہت اختیار کرنے کو ظالموں کی طرف میلان اور حجوک جانے میں شامل فرمایا ہے۔³⁸

 ﴿ فَيَنْ خَافَ مِنْ مُوصِ جَنَفًا أَوْإِثْبًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ 39 ترجمہ: پس جس کسی کوخوف ہووصیت کرنے والے کی طرف سے زیاد تی کا پا گناہ کا، پھراس نے اصلاح کر دیان کے در میان تواس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والارحم کرنے والاہے۔

تشریج:اللہ کی ذات ہر کسی کے لیےانصاف کو پیند کرتی ہےاوراس سلسلہ میں کسی رکاوٹ کو جائل نہیں ہونے دیتی ، چاہے وہ رکاوٹ اپنوں کے ساتھ رشتہ داری کی صورت میں ہو یاغیر ول کے ساتھ مفادات کی وابستگی کی صورت میں ،اللَّه كا حكم بدیے كه بلا تفریق رنگ ونسل،خاندان وعلاقه ، قوم وقبیله ، مذہب وملت ، ہر کسی كوانصاف فراہم كيا حائے،اس آیت میں بھی وصیت کے سلسلہ میں انصاف کی راہنمائی کی گئی ہے اورا گراس سلسلہ میں بے انصافی نظر آئے توہر طالب خیر کوہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس ناحق وصیت کو قانون اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ڈھال

ار شادیے کہ جس شخص کو وصیت کرنے والے کی طرف سے '' جنف' یا'' اثم '' کاخوف ہو تواس کو تبدیل کر دینے کی صورت میں اللہ کی طرف سے تبدیل کرنے والے ہر کوئی گناہ نہیں ہو گا، کیونکہ اللہ کی ذات غفوراور رحیم ہے۔ جنف سے مراد وہ ظلم وزیادتی ہے جس میں وصیت کرنے والے کے قصد وارادہ کاد خل نہ ہو بلکہ لاعلمی سے کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہوگئی ہو مثلاً کوئی فقیر محروم رہ گیا، کسی غنی کے حق میں زیادہ وصیت کر دی، یا پچھ قریبی رشتہ دار وں کو چیوڑ دیااور ''اثم '' سے مراد وہ ظلم وزیاد تی ہے جس میں نیت اور قصد وارادہ بھی پایاجائے توان دونوں صور توں میں حکم ربانی ہیہ ہے کہ اس وصیت کی تقیج کر دی جائے اور اس کو برطابق حق تبدیل کر دیاجائے۔

Al Quran, Al Hood: 113
 Al Istanbuli, Ismail Haqi Bin Mustafa, Rooh Ul Bayan, Vol 4, Page 196, Dar Ihya al Turath al Arabi.

³⁹ Al Quran,Al Baqarah:182

اس آیت میں اللہ تعالی نے ناحق وصیت سنے ، دیکھنے والے اور ناحق وصیت کے شاہد و گواہ کے لیے '' خَافَ' کا لفظ استعال فرمایا ہے حالا نکہ اس شخص نے وصیت کی ہے نہ ہی یہ ''موصلی لہُ'' (جس کے حق میں وصیت کی جائے) ہے پھر بھی اللہ نے اس کے لیے خوف کا لفظ بایں وجہ استعال فرمایا ہے کہ جب '' جف واثم '' کاصد ور ہوتا ہے تواس کے نتیجہ میں جو عذا ب نازل ہوتا ہے وہ صرف مبتلا شخص پر نازل نہیں ہوتا بلکہ اس گناہ کو دیکھنے سننے والے اور باوجود قدرت واستطاعت کے اس برائی کا سر باب نہ کرنے والوں پر بھی نازل ہوتا ہے اور یہی چیز مداہنت کہلاتی ہے کہ برائی اور گناہ کا مشاہدہ کیا جائے اور اس برائی کوروکنے کی طاقت و قدرت کے باوجود اس کوروکا نہ جائے بلکہ اس پر رضا مندی کا اظہار کیا جائے۔

اس آیت کی تفییر و تشریح میں علامہ احمد بن مصطفی المراغی (متوفی اے ۱۳ اھ) نے ان فتنوں کی فہرست ذکر فرمائی ہے جن کے وقوع کی صورت میں اللہ کاعذاب نازل ہونے کی سنت جاری ہے اور اس و قوع عذاب میں کسی قشم کی شخصیص واستثنائی صورت نہیں ہوتی، وہ چند فتنے یہ ہیں: بدعات کا ظہور، جہاد میں سستی و کوتاہی، منکرات کے ظہور کے باوجود ان کو روکنے کی کوشش نہ کرنا، امر بالمعروف میں مداہنت اختیار کرنا، تفرقہ بازی، دینی اور سیاسی گروہ بندی وغیرہ۔

اسی طرح اس آیت کی تفسیرامام شعر او گُنّ نے بھی ان گناہوں کو ذکر فرمایا ہے کہ جن گناہوں کے ارتکاب کیے جانے پر نازل ہونے ولا عذاب گناہ گار اور غیر گناہ گار کو عام ہوتا ہے، وہ گناہ یہ ہیں: اللہ کی حدود کو نافذ نہ کرنا، بدعات پر رضا مند کا ختیار کرنا، حق بات میں اختلاف پیدا کرنا، منکرات کو قبول کرنا، اور امر بالمعروف کے سلسلہ میں مداہنت اختیار کرناوغیرہ ہے۔ 41

آ یاتِ قرآنیہ اس بارے میں کثیر ہیں اور اس مختصر مقالہ میں ان کا احاطہ مقصود نہیں ہے، جو آیات ذکر کی ہیں وہ مداہنت کے عدم جواز کو بیان کرنے کے لیے کافی ہیں،ان آیات کے بعد چنداحادیثِ نبویہ بھی پیش کی جاتی ہیں۔

• آپ طری آیا ہے مروی ہے کہ اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اللہ کی حدود میں پڑنے والے کی مثال السے ہے جیسے کچھ لوگ کشتی میں سوار ہوئے اور کچھ لوگ کشتی کے نچلے جھے میں سوار ہوئے اور کچھ لوگ

⁴⁰ Al Maraghi, Ahmad Bin Mustafa Al Maraghi, Tafsir Al Maraghi, vol 9 page 189, Maktabah Mustafa al Babi, 1365 AH

⁴¹ Sharavi,Muhammah Mutavalli,Tafsir Al Sharavi,vol 2 page 763,Mataabe Akhbar al yaum,1997 AD

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

اوپر کے حصہ میں سوار ہو گئے، پھر نچلے حصہ کے لوگ پانی کی ضرورت کے پیشِ نظر اوپر والوں کے پاس جاتے، توانہوں نے آپس میں سوچا کہ کیوں نہ ہم نچلے حصہ میں سوراخ کرلیں تا کہ اوپر والوں کو تکلیف نہ ہو، پس اگراوپر والے ان کواسی طرح چھوڑ دیں توسارے کے سارے ہلاک ہو جائیں گے، اور اگران کے ہاتھ روک لیں توسارے نجات یاجائیں گے۔ 42

حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول الله طرفی آلیم میرے پاس پریشانی کے عالم میں تشریف لائے اور فرمایا: اہل عرب کے لیے فتنہ وشر کے قریب آنے کی وجہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہے، آج یاجوج و ماجوج کی دیوارا تنی مقدار میں کھل گئ ہے یہ فرمات ہوئے آپ نے اپنی انگشت شہادت اور انگوٹ سے حلقہ بنایا، حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: کیا ہم اس صورت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جب کہ ہمارے در میان نیک لوگ موجود ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہال، جب برائی اور خباشت برط حائے۔ 43

اس حدیث کی روشنی میں کسی مسلمان کے لیے یہ سمجھناٹھیک نہیں کہ وہ اس شرسے برگ الذمہ ہے جو معاشرے میں پھیلتا جارہا ہے اور وہ خوداس میں شامل و شریک نہیں، بلکہ اس کے ذمہ لازم ہے کہ نہی عن المنکر کرے، لوگوں کواللہ کے عذاب سے ڈرائے آپ ملٹی آپٹیم نے فرمایا: لوگ جب منکرات کودیکھیں اور ان منکرات کوروکنے کی سعی و کوشش نہ کرس توقریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب میں گرفتار فرمالیں۔ 44

• آپ طنی آیا تی از خرمایا: بے شک الله تعالی عام لو گوں کو کچھ خاص لو گوں کے اعمال کی وجہ سے عذاب نہیں دیتے جب تک کہ وہ اپنے در میان منکرات کو موجو دیائیں اور وہ ان کورو کئے پر قادر بھی ہوں (لیکن نہ روکیں) پس جب ایسا کریں تواللہ تعالی عوام وخواص کو عذاب دے دیتے ہیں۔ 45

_

⁴² Al Bukhari, Muhammad Bin I smail, Sahih al Bukhari, Hadith # 2493

⁴³ Above Hadith #3346

Al Tabrezi, Muhammad Bin Abdullah Al Ktateeb, Miskkah Al Masabih, Chapter Al Amar Bil Maroof, Hadith # 5142

Amar Bil Maroof, Hadith # 5142 ⁴⁵ Amhad Bin Hanbal, Musnad Al imam Ahmad Bin Hanbal, Vol 29, page 258, Muassasah Al Risalah, 1422 AH

Vol. 6, No. 1 | | January-June 2020 | | P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

• حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مومنین کو حکم دیاہے کہ اینے در میان منکرات کو باقی نہ رینے دیں ورنہ اللّٰہ کاعمو می عذاب نازل ہو جائے گا۔ ⁴⁶

به تمام آیات ،احادیث و آثار اس بات پر دلالت کر تی ہیں که ' ، مداہنت فی دین الله ' اختیار کرنانہ صرف حرام وممنوع ہے بلکہ یہ و قوع عذاب کا سبب بھی ہے اور اس جرم کے ار نکاب پر نازل ہونے والا عذاب محض انہی افراد وا قوام پر مو قوف نہیں ہوتاجو ظالم وبد کردار ہیں بلکہ استطاعت کے باوجود نہ روکنے والے بھی اس عذاب کی گرفت میں آ حاتے ہیں۔

مدارات کی صور تیں:

مدارات کے جواز اور مداہنت کے عدم جوازیر قرآن و حدیث سے دلائل دینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدارات کی صور تیں بیان کر دی جائیں تا کہ دعوت و تبلیغ کے عمل میں ان کواپنا ما حاسکے اور دعوت کا عمل علی منہاج النسوة ہو جائےاوراس کا فائد ہ ظاہر ہو۔

حسن كلام

کلام دعوت کاسب سے پہلا وسیلہ وذریعہ ہے جس سے ایک مسلمان اسلام کی تعریف وتوصیف کرتا ہے لہذا داعی کو چاہئے کہ حسن کلام کی صفت کے ساتھ متصف ہو،اور بدگوئی وبد کلامی سے اجتناب کرے، گفتگو کرتے ہوئے نرمی ا پنائے، قرآن مجید میں دعوت کے اس اصول کو متعدد مواقع پر بیان کیا گیاہے مثلاً ایک جگہ ارشاد باری ہے { وَقُولُوا للنَّاسِ حُسُنًا 47 { (اور كهولو كوں سے بات اچھي)ايك اور مقام يرار شاد ہے: { وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَرُ مُنَانَّ الشَّيْطَانَ يَنْزُغُ بِيُنَهُمُ 48} (اور كه ديكئے ميرے بندوں سے كه وہ بوليں ايى بات جواچھي ہو، بے شك شیطان ان میں نزاع پیدا کر ناحا ہتاہے)۔

دوسروں کی برائی سے چیثم ہوشی کر نااور حسن سلوک سے پیش آنا:

⁴⁶ Al Asqalani, Ahmad Bin Hajar, Fath Ul Bari, vol 13 page 4, Dar AL marifah, 1379 AH

⁴⁷ Al Quran,Al Baqarah:83 ⁴⁸ Al Quran,Al Isra:53

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اختلاف دین وعقائد کی وجہ سے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس صورت میں ممکن ہے کہ داعی کو جانب بخالف سے کوئی الی بات سننے کو ملے جواس کے عقیدہ یااس کی ذات کے خلاف ہو، الی صورت میں اسلام کی ہدایت ایک داعی کے لیے یہ ہے کہ صبر کادامن نہ چھوڑے اور شرکا جواب خیر سے دے، قرآن مجید کی متعدد آیات اس مضمون کو بیان کرتی ہیں، مثلاً ارشاد باری ہے: {وَإِنْ عَاقَبْتُهُم فِعُ اللّٰهِ مُعْلَقَ بُو وَلَيْنِ صَابَرُتُهُم لَهُو خَيْرٌ لِلصَّابِدِينَ}
فَعَاقِبُوا بِبِشُلِ مَاعُوقِبْتُهُمْ بِهِ وَلَيِنْ صَابَرُتُهُم لَهُو خَيْرٌ لِلصَّابِدِينَ}
من کا فو ایس کے مقام پر ارشاد ہے:
منہ ہیں ستایا گیا ہے، اور اگرتم صبر کرو تو وہ بہت بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے:
﴿ وَلَا يَجْدِمُنَّكُمُ شَنَانٌ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُو أَقْنَ بُ لِلسَّقَوْقِ کَا اس کے ایک وسرے مقام پر ارشاد ہے:
﴿ وَلَا يَجْدِمَنَّكُمُ شَنَانٌ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُو أَقْنَ بُ لِلسَّقُوى کُورُ اور کی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم بے انصافی کرو، انصاف کرو، یہی تقوی کے قریب تر ہے)

آپ ملٹی آیا آج کے اسوہ حسنہ اور احادیث کی روشنی میں بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چیثم پوشی سے کام لیا جائے اور خالفین کی بدسلو کی کاحسن سلوک سے جواب دیا جائے ، جیسا کہ احادیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ یہود کا ایک وفد آپ کے پاس آیا توانہوں نے سلام کرتے ہوئے ''السام علیکم ''کا لفظ کہا، جس کے معنی ہیں ''تم پر ہلاکت ہو'آپ نے جواب میں ''وعلیکم ''کے الفاظ پر اکتفا کیا، حضرت عاکشہ نے یہود یوں کے یہ الفاظ سن کر جواب میں فرمایا: (السمام علیکم ، ولعنکم الله ، وغضب علیکم) یعنی تم پر ہلاکت ہو، تم پر اللہ کی لعنت برسے ، اور تم پر اللہ کا قہر وغضب نازل ہو، توآپ نے حضرت عاکشہ نے فرمایا: اے عاکشہ : نرمی اختیار کرو، اور اپنے آپ کو بدگو کئی سے بچاؤ۔ تو حضرت عاکشہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی: آپ نے سانہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ توآپ نے فرمایا: اے عاکشہ : کیا تم نے مائشہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی: آپ نے سانہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ توآپ نے فرمایا: اے عاکشہ : کیا تم نے متبیں سنا کہ میں نے ان کو کیا جواب دیا؟ میں نے ان کے الفاظ کو ان ہی پر لوٹادیا ہے ، اور میرے الفاظ ان کے خلاف متبیل کی جاسکتے۔ 51

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے پاس کسی جگہ سے مال آیا تو آپ نے اس مال کو تقسیم فرمادیا، ایک شخص اس تقسیم پر اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اس تقسیم میں اللہ کوراضی کرنے کا ارادہ نہیں کیا گیا، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی خبر دی، تو آپ کو شدید غصہ آیا اور اس غصہ کے آثار میں نے فرماتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی خبر دی، تو آپ کو شدید غصہ آیا اور اس غصہ کے آثار میں نے

⁴⁹ Al Ouran, Al Nahl: 162

⁵⁰ Al Quran, AL Maidah; 8

⁵¹ Al Bukhari, Sahih al Bukhari, Hadith # 6401

آپؓ کے چیر وانور پر دیکھے، پھر آپؓ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ موسیؓ پر رحم فرمائیں،ان کواس سے بھی ذیادہ اذیت دی گئی، پھر بھی صبر کیا۔⁵²

لرائی جھراسے کریز کرنا:

مدارات کی صور توں میں سے ایک صورت رہے کہ لڑائی جھگڑاسے مکمل اجتناب کیاجائے،اوراسبابِ نزاع سے پر ہیز کیاجائے، چاہے اس کے لیے مخالف کی کسی بات اور غلط سوال سے خاموشی بھی اختیار کرنی پڑے تو خاموشی اختیار کر لینی چاہئے۔

یعنی میں اپنے رب کی طرف سے تھم کا منتظر ہوں،جو تھم ہو گااسی پر عمل کیا جائے گا، تواللہ کی طرف سے '' سورۃ الکافرون '' کی آیات نازل ہوئیں، جن میں آپ گواس بابت واضح ہدایت دی گئی کہ کفار میں اس بات کا اعلان فرمادیں کہ میں محمد کسی صورت تمہارے معبودانِ باطلہ کی عبادت کرنے والا نہیں ہوں۔

کفار کے ساتھ ہونے والے اس مکالمہ میں آپ نے کفار کی تجویز کو عمدہ اور احسن انداذ میں دفع فرمایا،اور فوراً انکار فرمانے کے بجائے اپنے آپ کواللہ کے حکم کا منتظر قرار دیا،اور ان کی اس باطل ولچر قسم کی تجویز کے جواب میں غصہ کا ظہار نہیں فرمایا، باوجود اس کے کہ بہ تجویز آپ کی تعلیمات کے یکسر منافی تھی اور اس بات کا ادفی امکان بھی نہ تھا

-

⁵² Al Bukhari,Sahih al Bukhari,Hadith # 3405

⁵³ Tabrani,Sulaiman Ahmad Bin Ayob,Al Mujam Al Saghir,vol 1 page 263,Dar ul kutub Al Ilmiyah.

کہ اللہ کی طرف ہے آپ کواس تجویز کے قبول کرنے کی اجازت مل جاتی ، آپ گایہ طور وطریقہ اختیار کرنادعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مدارات کے اس اصول کو واضح کرتا ہے کہ مخالف کی غلط بات کا جواب فی الفور دینا ضرور می نہیں ، بلکہ اگر مصلحت کا تقاضہ خاموشی اختیار کرناہو تو داعی کو چاہئے کہ خاموشی اختیار کرلے ، اس کی مثال ہم اپنے معاشر ہمیں بھی دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص سے اس کی بیٹی کارشتہ مانگا جائے اور وہ شخص رشتہ دینے پر رضا مند نہ ہو تو وہ فوراً انکار کرنے بجائے اہلیہ سے مشورہ کر کے جواب دینے کا وعدہ کر لیتا ہے ، حالا نکہ پہلے سے ہی اس کا ارادہ ''انکار '' کا ہی ہوتا ہے۔

مجهول معاملات میں بلاد لیل گفتگوسے اجتناب کرنا:

مدارات کی صور توں میں سے ایک صورت میہ بھی ہے کہ اگر مخاطب کسی ایسے مسئلہ میں بحث ومباحثہ اور ججت بازی کر تاہے جس مسئلہ کے بارے میں داعی کے پاس کوئی خاص علم نہیں اور وہ اس معاملہ میں لاعلم ہے، تو داعی کوچاہئے کہ اس قسم کے بحث ومباحثہ سے اجتناب کرے، اور بغیر دلیل کے گفتگونہ کرے، اللّٰہ تعالیٰ نے بغیر دلیل گفتگو کرنے کو متکبرین کا وصف قرار دیاہے، ارشاد باری ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللهِ بِغَيْرِسُلُطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُو دِهِمْ إِلَّا كِبْرً } ⁵⁴ (بِ شَک وہ لوگ جو الله کی نثانیوں کے بارے میں بغیر کسی دلیل کے جھڑتے ہیں جوائن کے پاس پہنی ہو نہیں ہے اُن کے سینوں میں پچھ کھی تاثیر) اسی طرح ایک اور آیت میں ایسے معاملات میں بحث ومباحثہ کرنے پر زجر و تو تئے فرمائی جس کے بارے میں ضروری علم نہ ہو،ار شاد ہوا: {فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ } ⁵⁵ (پس تم كيوں جھڑتے ہوا يسے معاملہ میں جس کا تم کو علم نہیں؟)

اس معاملہ میں آپ کے اسوہ حسنہ سے بھی یہ ہدایت ملتی ہے کہ بلادلیل کسی کو جواب نہ دیا جائے، اور اگر کوئی الیمی صورتِ حال در پیش ہو تو دلیل کا انظار کیا جائے اور دلیل حاصل ہونے تک توقف اور خاموشی اختیار کی جائے، آپ طُنْ بَیْلَیْم کے پاس جب نجران کے دورا ہب آئے تو آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، توان میں سے ایک راہب کہنے لگا: ہم آپ سے پہلے ہی اسلام لا چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تین چیزیں تمہارے لیے اسلام لانے سے رکاوٹ اور مانع ہیں، صلیب کی عبادت کرنا، خزیر کھانا، اور حضرت عسی کو اللہ کا بیٹا قرار دینا، تو

-

⁵⁴ Al Quran, Al Ghafir: 56

⁵⁵ Al Quran, Aal e Imran:66

ایک راہب یہ سن کر کہنے لگا ابوعیسیٰ کون ہے؟ تو آپ نے خاموشی اختیار کی، اور اللہ کی طرف ہے وہی نازل ہوئی: {
إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَا اللهِ كَبَثَلِ آ دَمَر خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَال لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} 56 (بے ثک عیسیٰ ٹی مثال اللہ کے نزدیک اوم ٹی سی ہے، اُس کومٹی سے پیدا کیا پھر اُسے حکم دیا کہ ہو جاپس وہ ہو گیا) ان آیات کے نزول کے بعد آپ نے راہب کو جواب دیا، تو اس سے پتہ چلا کہ دعوت کا یہ اصول ہے کہ بغیر دلیل مخاطب کو جواب نہ دیا جائے۔ لہذادین کے داعین کو چاہیے اس اصول کو مدِ نظرر کھیں اور جب تک کسی معاملہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے دلیل نہ بحث ومباحثہ سے پر ہیز کریں۔

مخاطب کواینے عقائد کے اظہار کاموقع دینا:

یہ ایک ظاہری امر ہے کہ جب دو بندوں میں دین کے سلسلہ میں بات چیت ہوگی اور ایک مسلمان کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دے گا تو لا محالہ وہ اپنے اعتقادات کا اظہار کرے گا اور اپنے اعتقادات کے بارے میں پائے جانے والے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا چاہے گا تو اس صورت میں ممکن ہے داعی کو مخاطب کی طرف سے کوئی الی بات سننے کو ملے جو اس کو پیجان میں مبتلا کرے اور اس کو برا گیختہ کرے ، یا مخاطب اللہ کی ذات اقد س یا نبی گی ذات بابر کت کے بارے میں ایسے الفاظ کہے جو بے ادبی کے زمرے میں آتے ہوں ، یا اپنے ایسے مذہبی عقائد بیان کرے جو اسلامی تعلیمات کے بلرے میں افعاد ہوں تو داعی کو چاہئے کہ مخاطب کو اپنے اعتقادات کے اظہار کا موقع دے اور اس پر برا پیختہ نہ ہو، مکمل ثبات و سکون کے ساتھ بات کو سنے۔

حضرت توبان فرماتے ہیں میں آپ کے پاس کھڑا تھا کہ اسی دوران ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اوراس نے آپ کو دھادیا د' یا محمد'' کہ کر مخاطب کیا، اور کوئی لقب استعمال نہیں کیا، نبی نہ رسول، تو حضرت تو بان نے اس یہودی عالم کو دھادیا جس سے وہ گرتے گرتے ہیا، تو وہ یہودی کہنے لگا! آپ نے مجھے دھا کیوں دیا؟ حضرت تو بان نے کہا! کیا تم ''رسول اللہ'' کا لفظ نہیں استعمال کر سکتے ؟ تو وہ یہودی کہنے لگا کہ میں نے اِن کو اسی نام سے پکارا ہے جو نام ان کے خاندان اور گھر والوں نے رکھا ہے، تو یہ سن کر آ یا نے فرمایا: ﴿إِن السبی محمد الذی سمانی بعد اُھلی) 57

⁵⁶ Al Quran, Aal e Imran:59

⁵⁷ Muslim bin Al Hajjaj Bin Muslim,Sahih Muslim,Vol 1 page 52,Dar Ihya al Turath AL Arabi.

(بے شک میر انام محمد ہے جس نام سے مجھے میرے گھر والوں نے موسوم کیا) تو گویاان الفاظ میں آپ نے اس یہودی
کی تائید فرمائی اور مدارات کے اس اصول کو واضح فرمایا کہ مخاطب کے اس قسم کے الفاظ کو بر داشت کیا جائے۔ اس
طرح نجران کے عیسائیوں کا پندر ورکنی و فد ابوالحارث کی قیادت میں مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی میں آیا تو آپ نے ان
کو مسجد کے ایک مخصوص حصہ میں اپنی مذہبی عبادات اداکر نے کی اجازت دی، تو وہ مسلمانوں کی موجود گی میں
مسلمانوں کی ہی مسجد میں اپنی عبادات اداکر تے ، اس واقعہ سے بھی مدارات کے اس اصول پر روشنی پڑتی ہے۔

مناسب القابات سے نوازنا:

سیرت کی کتب میں سے ایک اور واقعہ مدارات کی اسی صورت کو بیان کرتا ہے کہ آپ نے ابوجہل جیسے شخص کو ''ابو الحکم '' کے لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا، حالانکہ ابوجہل کی اسلام دشمنی اور آپ کی ذات ِ اقدس اور دیگر صحابہ کرام '' کے لقب ایزاءرسانی کسی سے ڈھکی چپپی نہ تھی لیکن اس سب کے باوجود آپ نے ابوجہل کو ''ابوالحکم '' کے الفاظ کے ساتھ مخاطب فرمایا، تفصیل اس واقعہ کی ہے ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں ابوجہل کے ساتھ چل رہانھا کہ اسی دوران حضور کے ساتھ جماری ملا قات ہوئی تو آپ نے ابوجہل کوان الفاظ میں دعوت دی:

(يا أبا الحكم، هلم إلى الله وإلى رسوله وإلى كتابه، أدعوك إلى الله) 59

ان الفاظ میں آپ نے ابوجہل کواس کے محبوب ترین لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔

اكرام كرنااور عزت سے پیش آنا:

⁵⁹ Ibn Abi Shaibah,Abdullah Bin Muhammad bin Abi Shaibah,Al Musannaf,Vol 10 page 177,Dar ul Fikr.

⁵⁸ Al Bukhari,Muhammad bin Ismail,Hadith # 07

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siari/issue10ar16

یہ بھی مدارات کی ایک صورت ہے کہ غیر مسلم کا اکرام کیا جائے، اور اس کے ساتھ عزت سے پیش آیا جائے، کوئی تحقیر آمیز سلوک نہ کیا جائے، اس کی نشست گاہ کا مناسب انظام کیا جائے، جیسا کہ خود آپ نے حضرت عدی ؓ بن جاتم اور حضرت عکر مہ ؓ بن ابی جہل کے ساتھ فرمایا، حضرت عدی ؓ بن حاتم فرماتے ہیں میں آپ ؓ کے پاس آیا تو آپ مسجد میں تشریف فرماتھ ، لو گوں نے آپ کو بتایا کہ یہ عدی بن حاتم ہیں، اور میں کسی قسم کے تحریری معاہدہ اور امان طلب کیے بغیر آیا تھا، جب میں آپ ؓ کے پاس آپ ہی تو تھون بچھونا بھی میر آیا تھا، جب میں آپ کے پاس ہجہل جب آپ ؓ کے پاس آئے تو آپ ؓ نے خو ثی و مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا: (مرحباً بالراکب المحھاجر) 61 اور طبر انی کی روایت میں تو یہ بھی ہے کہ آپ ان کے استقبال کے لیے کھڑے وران کو گلے لگاتے ہوئے بہی الفاظار شاد فرمائے۔ 62 آپ گاان دونوں حضرات کے ساتھ اس طرح سے پیش آنا مدارات کے اس اصول کو واضح کرتا ہے کہ مخاطب کے ساتھ عزت و تکریم والا معاملہ کیا جائے، ان کا استقبال کیا جائے، اور ان کی نشست کا بہترین انتظام کیا جائے اور ان کی آمد پر خو ثی و مسرت کا اظہار کیا جائے۔ ان کا استقبال کیا جائے، اور ان کی نشست کا بہترین انتظام کیا جائے اور ان کی آمد پر خو ثی و مسرت کا اظہار کیا جائے۔

بحث ومباحثه مین نرمی اختیار کرنا:

اسلام نے دعوت کا بیاصول بتایا ہے کہ مخاطب کے ساتھ اگر بحث و مباحثہ کی ضرورت پیش آئے توابیا منہج اور طریقہ اختیار کیا جائے کہ جو نرمی اور رفق پر مبنی ہو، ہد کلامی اور سخت الفاظ سے حتی الامکان اجتناب کیا جائے اور کوئی ایسا جملہ یا لفظ نہ بولا جائے جس کوسن کر مخاطب برا پھیختہ ہو، اور غصہ میں آگر دعوت سننے سے انکار کر بیٹے، واضح الفاظ میں اس کے کسی فعل کو غلط قرار نہ دیا جائے، بلکہ اشارات و کنایات میں اس کی غلطی سے اس کو آگاہ کیا جائے، نیز صر ت کالفاظ میں اس کو مگر اہ اور باطل نہ کہا جائے۔ قرآن مجید کی ایک آیت بڑے بلیخ انداز میں اس اصول کی طرف را جنمائی کرتی ہے، ارشادِ باری ہے: { وَإِنَّا أَدْ إِلَيَّا كُمْ لَعَلَی هُدًی مُلْ کی أَدْ فِی ضَلَالٍ مُبِینٍ 63} (بے شک ہم یاتم ہدایت پر یاصر ت گراہی پر ہیں) اس آیت مبار کہ میں صراحہ مخاطب کو باطل و گر اہ قرار دیا گیا اور نہ ہی اینے آپ کو متعین طور پر راہِ حق پر بتلایا گیا، بلکہ ابہام کے ساتھ کسی ایک کو ہدایت یافتۃ اور دو سرے کو گر اہ اور کہا گیا، حالا نکہ مخاطب کا گر اہ ہو نا متعین

⁶⁰ Al Tirmazi,Muhammad bin Eisa,Sunan Al Tirmazi,vol 5 page 52,Dar Al Gharb al Islami,1998 AD

⁶¹ Above,vol 4,page 175

⁶² Tabrani,Sulaiman Bin Ahmad,Al mujam AL kabir,vol 17 page 373,Maktabah al uloom wal hikam,1404 AH

⁶³ Al Quran, Al Saba; 24

تھااور منکلم کا ہدایت یافتہ ہونا بھی اسی طرح متعین تھا،اس انداذِ تخاطب سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ واضح الفاظ میں اور تعیین کے ساتھ مخاطب کو جاہل و باطل قرار دینا دعوت کے منہج نبوی کے خلاف ہے، دعوت کا نبوی طریقہ کاریہ ہے کہ مہم الفاظ میں تعیین وصراحت سے احتراز کرتے ہوئے مخاطب کواس کی غلطی کا احساس دلایا جائے۔

بحث ومباحثه مين تنزل كاطريقه اختيار كرنا:

مدارات کی صور توں میں سے یہ بھی ہے کہ بحث و مباحثہ میں تنزل کا طریقہ اختیار کیا جائے، یعنی ایسے دلاکل کا استعال ہوجو مخاطب کے لیے قابل فہم ہوں، مخاطب کے نزدیک بھی مسلم ہوں یااس کی سوچ و نظریہ کے قریب تر ہوں، تا کہ مخاطب ان دلاکل کو جلدی سبجھ سکے، نیز مخاطب کو اپنے قریب لانے کے لیے اس کے عقائہ و نظریات کو فرضیہ کی صورت میں صورت میں تسلیم کر لیا جائے، قرآنِ مجید میں چند مقامات پر کفار و مشر کین کے نظریات کو فرضیہ کی صورت میں تسلیم کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: {قُلُ اِنْ کَانَ لِللَّ حُمَنِ وَلَکُ فَانَا أَوَّ لُ الْعَابِدِينَ 64} (اے پیغیر آپ کہ دیکئے! اگر رحمٰن کی اولاد ہوئی تو میں اس کے سب سے پہلے عبادت گذاروں میں سے بنوں گا) مشر کین اللہ تعالیٰ کی سیٹیاں قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ صراحۃ اسلام کی ذات واقد س کے لیے اولاد کے قائل ہیں متعدد مقامات پر اس کی نفی کی گئی، لیکن اس آیت میں پیغیر کو حکم دیا جارہ ہے قرار دیا گیااور اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کی عبادت کے موالاد ہوئی تو میں متعدد مقامات پر اس کی نفی کی گئی، لیکن اس آیت میں پیغیر کو حکم دیا جارہ ہے قرار دیا گیااور اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہوئی تو میں متعدد مقامات کے سراسر خلاف ہے، یہا نداذِ کلام محض اس لیے اختیار کیا گیاتا کہ کفار اللہ کے اولاد ہونا محال اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے، یہا نداذِ کلام محض اس لیے اختیار کیا گیاتا کہ کفار کی عبادت کروں گا، عباد کیار کی عباد کیا دولیان پر براسر خلاف ہے، یہ انداذِ کلام محض اس لیے اختیار کیا گیاتا کہ کفار کے دل میں پچھر غبت و میلان پر براہو۔

حضرت ابراہیم گااپنی قوم کے ساتھ بحث و مباحثہ بھی مدارات کی اسی صورت کی ایک عمدہ مثال ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے سامنے سورج، چانداور ستاروں کی ربوبیت کا علی اقرار کیا، حضرت ابراہیم گایہ فعل بطورِ استدلال نہیں تھااس لیے کہ ان کو تو حقیقی رب کی معرفت پہلے سے ہی حاصل تھی، لیکن ان کے مخاطبین چونکہ ان اشیاء کی ربوبیت کے قائل تھے تو ابراہیم نے ان کو قریب لانے کے لیے دعوت کا ایسا انداذا ختیار کیا جو کفار کو ابراہیم نے قریب لانے میں صورت کی صورت کی صورت پیش کی اور پھر اسی موافقت کی صورت کے مددگار و معاون ہو،اور انہوں نے قوم کے سامنے موافقت کی صورت بیش کی اور پھر اسی موافقت کی صورت کے

⁶⁴ Al Quran, Al Zukhruf: 81

ذر لعہ سے ان کے اذہان میں بیر بات پیوست کی کہ معبود والٰہ کا ناقص اور کمزور ہو ناجائز نہیں،معبود توابیاہوجو مجھی غروب نہ ہو۔

دعوت بذريعه مشاركات:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعوت کا میہ اصول بتایا ہے کہ یہود و نصاری کو دعوت دین دیتے ہوئے مشارکات کو مدِ نظر رکھا جائے اور ایسے امور وعقائد کی دعوت دی جائے جو اسلام اور یہودیت وعیسائیت میں مشتر ک ہیں، اختلافیات کو نہ چھٹرا جائے، تاکہ کچھ نرمی پیدا ہو جائے اور دعوت کو قبول کرنے کا راستہ سہل ہو جائے، اسی لیے آپ کی دعوت میں اکثر دین ابراہیمی کاتذکرہ ملتا ہے اس لیے کہ یہ وہ دین ہے جس پر یہودی وعیسائی عمل پیرا ہونے کے دعویدار ہیں اور اسلام کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ حقیقی دین ابراہیمی اسلام میں ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد باری ہے: {قُلْ یَا أَهُلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْ إِلَى كُلِمَةِ سَوَاءِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ أَلَّا نَعُبُدُ إِلَّا اللهُ وَلَى اللهِ اللهُ کہ دیجے ! آوایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے در میان مشتر ک ہے کہ ہم نہ عبادت کریں مگر اللہ کی)

مخالف کے ساتھ انصاف پیندی کامعاملہ کرنا:

اسلام کا نظام عدل بلا تفریق رنگ و نسل، ند ہب و ملت، قوم و قبیلہ ہر کسی کے ساتھ انصاف کا درس دیتا ہے اور بیہ اسلام کا طرفا متیاز ہے، دیگر مذاہب اس سلسلہ میں اسلام کی تعلیمات کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے، جہاں اسلام زندگی کے دیگر شعبہ جات میں غیر مسلم کے ساتھ عدل وانصاف کی تلقین کرتا ہے وہیں اسلام کی ہدایت وراہنمائی یہ بھی ہے کہ دعوت و تبلیخ کے سلسلہ میں بھی عدل وانصاف سے کام لیا جائے، اسی ضمن میں بیہ بات بھی ہے کہ خالف میں اگرکوئی اچھائی پائی جارہی ہے تواس کو خوبی واچھائی کو بھی تسلیم کیا جائے، قرآنِ مجید میں متعدد مواقع ایسے ہیں جہاں اگرکوئی اچھائیوں کا اعتراف کیا گیا ہے اور یہ قرآں مجید کا خاصہ ہے کہ جہاں وہ کسی قوم میں پائی جانے والی بدکاریوں و بداعمایوں کو بیان کرتا ہے تو وہیں اس قوم کی اچھائیوں کو بھی تسلیم وبیان کرتا ہے، ایسا نہیں کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ ان کی اچھائیوں کی طرف سے بے تو جہی برتی جائے اور ان کا تذکرہ تک نہ کیا جائے، ایک مقام پر الملی کتاب کے بعض افراد کی تعریف و توصیف اس طرح کی گئی کہ (مفہوم) اگر آپ ان میں سے کسی کے حوالے الملی کتاب کے بعض افراد کی تعریف و توصیف اس طرح کی گئی کہ (مفہوم) اگر آپ ان میں سے کسی کے حوالے الم

⁶⁵ Al Quran, Aal e Imran: 24

دولت کاایک بڑاذ خیرہ کریں تووہ اس فیتی خزانہ کوواپس آپ کے حوالے کردے۔ 66 ایک اور مقام پراہل قباء (جوابھی تک اسلام نہ لائے سے کی طہارت وصفائی پیندی کا تذکرہ بھی قرآن نے کیا اور ارشاد ہوا: { فید وِ حِمَالٌ یُحِبُّونَ أَنْ یَتَعَلَقَهُوا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُظَّقِّرِینَ}

70 (اس میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک کو پیند کرتے ہیں اور اللّٰہ پاکبازوں سے محبت کرتا ہے) قرآنی تعلیمات کے پیش نظرآپ کی زندگی میں بھی بہی اصول نظرآتا ہے کہ خود نجی نے بھی متعدد لوگوں کی خوبیوں اور ایسے اوصاف کو تسلیم کیا اور صحابہ کرام کے سامنے ان کا اظہار بھی کیا باوجود یکہ وہ لوگ غیر مسلم سے مثلاً بی دور میں اسلام کے ابتدائی ایام میں جب ملہ کے مسلمانوں پر مشر کین ملہ نے عرصه حیات تنگ کردیا اور ان پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑ دیئے تو آپ نے صحابہ کرام کی جماعت کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دیتے ہوئے شاہ حیثہ نے بارے میں جو الفاظ ارشاد فرمائے ان میں بھی شاہ حبشہ کے بارے میں ایک حقیقت پیندانہ تجزیہ کیا گیا اور اس حقیقت کو بیان کیا کہ وہ ظلم کو ناپیند کرتا ہے ، آپ گے الفاظِ مبار کہ ہیں: (وان بالحبشة ملکاً ایظلم عندہ اُحد، قلو خرجتم اس حقیقت کو بیان کیا کہ وہ ظلم کو ناپیند کرتا ہے ، آپ گے الفاظِ مبار کہ ہیں: (وان بالحبشة ملکاً ایظلم عندہ اُحد، قلی گا۔ 68

اوراس سے بھی کہیں درجہ بڑھ کریہ واقعہ بھی اس اصول پر شاہد ہے کہ آپ نے حضرت ابوہریرہ گومال صد قات و زکوۃ پر بطورِ محافظ و نگران مقرر فرمایا، جب رات ہوئی تو حضرت ابوہریرہ ڈنے کسی شخص کومال صد قات میں سے پچھ چراتے ہوئے پکڑ لیا، وہ چور منت و ساجت اور آہ وزاری اور کثر تِ اہل وعیال کار ونارو نے لگا، اس کی آہ وزاری سے متاثر ہو کر حضرت ابوہریرہ ڈنے اس کو چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو آپ نے حضرت ابوہریرہ ڈسے رات کے چور کا معاملہ بو چھا، متاثر ہو کر حضرت ابوہریرہ ڈنے سارا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے، اور وہ شخص پھر آئے گا، حضرت ابوہریرہ ڈاگلی رات اس کی تاک میں بیٹھ گئے اور رات کو دوبارہ اس کو پکڑ لیا، اس چور نے پھر کثر تِ اہل و عیال کا بہانہ بناکر ہو پر یہ ڈسے خلاصی و نجات حاصل کرلی، آگلی صبح آپ نے دریافت فرمایا تو ابوہریرہ ڈنے ہی وہی روداد سنائی، آپ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا، تیسری رات جب ابوہریرہ ڈنے اس کور نگے ہاتھوں گرفتار کیا اور آپ کے فرمایا: اس نے بیش کرنے کا کہاتو وہ چور کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو، میں تہمیں الی بات بتاؤں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں نفع دیں سامنے بیش کرنے کا کہاتو وہ چور کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو، میں تہمیں الی بات بتاؤں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں نفع دیں سے بیٹے آیة الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ تعالی صبح تک تمہارے مال

66 Al Quran, Aal e Imran: 75

⁶⁷ Al Quran, Al Taubah: 108

⁶⁸ Al Asqalani, Ahmad Bin Hajar, Fath Ul Bari, vol 7 page 188, Dar AL marifah, 1379 AH

اور اہل و عیال کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ بطور نگران و محافظ مقرر فرمادیں گے، اور شیطان تمہارے قریب نہ آ سکے گا، اگلی صبح جب آپ کو حضرت ابو ہریرہ نے اس بابت بتلایا تو آپ نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچے بولا ہے، حالانکہ وہ خود حدسے زیادہ جھوٹ بولنے والاہے، پھر آپ نے ابو ہریرہ سے بوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ تین رات سے آپ کی کس کے ساتھ ملا قات و گفتگو ہور ہی تھی ؟ وہ شیطان تھا۔

اس واقعہ میں باوجو داس بات کے کہ شیطان گناہوں اور بدا عمالیوں کا منبع ہے لیکن جب اس نے بچے بولا تو آپ نے بچے کو تسلیم کیااور حضرت ابوہر بر اُگو بھی اس کے اس بچے کے بارے میں آگاہ فرمایا کہ: (صد قل، وھو کذوب، ذاک شیطان) ⁶⁹یہی دعوت کا اصول ہے اور مدارات کے ضمن میں آتا ہے کہ مخالف کی خوبی واچھائی کو تسلیم کیا جائے تاکہ اس کے دل میں دین کی دعوت کے بارے میں قبولیت کامادہ پیدا ہوسکے۔

مخالف کی حق بات کو قبول کرنا

عدل وانصاف کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ حق بات کو قبول کیاجائے اور حق بات کو قبول کرنے میں محض اس وجہ سے پس و پیش سے کام نہ لیاجائے کہ حق بات کا قائل آپ کا مخالف ہے، بلکہ حق بات جہاں سے بھی ملے اس کو بلا چوں و چراں تسلیم کرنا ہی عدل ہے، للذا مدارات کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم سے دوران گفتگو حق بات سنے کو ملے اوراس کا حق ہو ناثابت ہو جائے تواس حق بات کو قبول کرنے میں بچکچاہٹ محسوس نہ کی جائے اور فوراً اس بنت کو ملے اوراس کا حق ہو ناثابت ہو جائے تواس حق بات کو قبول کرنے میں بچکچاہٹ محسوس نہ کی جائے اور فوراً اس بات کو تسلیم کر لیا جائے، قرآن مجید میں بھی اسی سلسلہ میں ہدایت و را ہنمائی دی گئی ہے ،ار شاد باری ہے: {وَلَا یَکُورُ مُشَمِّمُ مُشَانٌ قَوْمٍ عَلَی اُلّا تَقُولُ لُواا عُدِ لُوا هُو اَ اُورُ کِی اُلْ مَانُ مِن مُور عدل کرو، عدل کرو، عدل کرو، عدل کرو، عدل کرو، عدل کرو، عدل کے خلاف ہے کہ مدِ مخالف کی حق عدل نے تقویٰ کے زیادہ قریب ترہے)۔اور یہ بات عدل کے خلاف ہے کہ مدِ مخالف کی حق بات کو تسلیم نہ کیا جائے۔

آپ گااپناعمل اس پر شاہد ہے کہ آپ نے مخالف کی حق بات کو مانااور اس پر عمل کیا، حضرت قتبیل بنت صیفی کی روایت ہے کہ ایک یہودی نی گی خدمت میں حاضر ہوااور کہا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہوا گرآپ شرک نہ کرو، آپ نے بطور تعجب بوچھا: ہم میں کون ساشرک پایا جاتا ہے ؟ تو اس یہودی نے کہا کہ جب آپ لوگ قسم اُٹھاتے ہو تو ' والکعبہ '' کے الفاظ کہتے ہو، جس کے معنی ہیں کعبہ کی قسم ، تو آپ نے کچھ دیر غور و فکر کے بعد فرمایا: مَنْ مَلفَ فَلَیکلَیفُ بِرِبِ

_

⁶⁹ Al Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Sahih Al Bukhari, Hadith #3275

⁷⁰ Al Quran, Al Maidah: 2

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

الگینی تا جو شخص قسم اٹھائے تورب کعبہ کی قسم اٹھائے، محض کعبہ کے نام کی قسم نہ اُٹھائے، پھر اس یہودی نے ایک اور غلطی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ایک اچھی قوم ہوا گر آپ اللہ تعالیٰ کا برابر اور ہمسر قرار نہ دو، آپ نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا: دمسمخان اللہ وہ اس کی کیا صورت ہے ؟ تواس یہودی نے کہا آپ لوگ کہتے ہو: کا شائع اللہ وہ شخص کی کہتا ہو کہتے تا شائع اللہ وہ شخص کی کا خارت ہوگھ تاخیر اللہ وہ شخص کی کا خارات کی چاہت ہو) تو آپ کے دیر تفکر کے بعد فرمایا: جو شخص کی کا شائع اللہ وہ کہ تاخیر کے بعد کی وہ سے کہ تاکہ مشیئت میں اللہ کا شریک لازم نہ آئے۔ 72

اس واقعہ سے مدارات کا بیاصول اخذ ہوتا ہے کہ اگر دوران بحث و گفتگو فریق مخالف کسی حق بات کی تلقین کرے یا کسی ایک غلطی کی نشاند ہی کرے جو آپ میں پائی جاتی ہو تواس حق بات کو قبول کرنے اوراس غلطی کی تضیح کرنے میں ٹال مٹول سے کام لینادرست نہیں، بلکہ بہتری اسی میں ہے کہ اس کی بات کو قبول کر لیاجائے تاکہ مخاطب کے دل میں آپ کی بات کو تسلیم و قبول کرنے کا داعیہ پیدا ہو جائے۔

اسی بابت آپگامشہور فرمان ہے کہ ''حکمت کی بات مسلمان کی بو نجی ہے، جہاں کہیں سے ملے مسلمان اس کا حقد ار ہے د'۔ 73

بات توجه سے سننا:

مدارات کی صور توں میں سے ایک صورت سے بھی ہے کہ مخاطب کی بات کو توجہ سے سناجائے، اور بیہ بات ظاہر ہے کہ مخاطب اپنے عقائد و نظریات کی تائید و ثبوت کے لیے دلائل بھی پیش کرے گاان دلائل کو مکمل توجہ سے سننا مدارات میں داخل ہے۔

روایاتِ حدیث میں ایک واقعہ ہے کہ قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو منتخب کر کے آپ ملٹی ایکٹیم کے پاس بھیجا، عتبہ نے آپ سے بڑھ آپ سے گفتگو کی،اور یہ گفتگو بھی ایس بھی کہ ہم نے اپنی قوم کے لیے آپ سے بڑھ کر کسی کو برا نہیں پایا، آپ نے ہماری اجتماعیت کا شیر ازہ بھیر ڈالا ہے، ہمارے معبود ول کی توہین کی ہے،اور پورے عرب میں بیابت مشہور ہو چکی ہے کہ قریش میں کوئی جادو گراور کا ہمن ہے، کیا

-

Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad bin hanbal, vol 45 page 43, Muassash Al Risalah, 1420 AH

⁷² Above

⁷³ Al Tirmazi,Muhammad bin Eisa,Sunan Al Tirmazi,vol 4 page 348,Dar Al Gharb al Islami,1998 AD

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

آپ شادی کی طلب رکھتے ہیں؟ ہمیں بتائیں ہم دس حسین عور توں سے آپ کی شادی کرانے کے لیے تیار ہیں، کیا آپ کا مطمح نظر مال ہے؟ تو بتائیں ہم آپ کے لیے اتنامال جمع کر دیں گے کہ آپ عرب کی سب سے مالدار شخصیت بن جائیں گے ، آپ اس کی ساری بات کو مکمل توجہ سے سنتے رہے، اور دورانِ گفتگواس کی کسی بات کا جواب نہ دیا اور نہ ہی کسی بات یہ ٹوکا، جب وہ اپنی بات مکمل کر چکا تو آپ نے بوچھا: اَفَرَعْتُ ؟ کہ کیا تم اپنی بات مکمل کر کے فارغ ہو چکے ہو؟ تواس نے جواب دیا: ہاں، تو آپ نے قرآنِ مجید کی چند آیاتے مبارکہ کی تلاوت فرمائی اللے۔ 74

نتائج بحث

- * دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں مدارات کانہ صرف جواز ثابت ہے بلکہ اس کی بہت اہمیت وفضیلت بھی وارد ہے۔لہذاداعی کودعوت و تبلیغ میں مدارات کی تمام صور توں کواپناناچاہیے۔
- * قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ مداہنت فی دین اللہ ناجائز وحرام ہے اور یہ عذابِ الٰہی کاسب بھی ہے اس لئے ضروری ہے کہ کسی ایسے و قول و فعل کاار تکاب نہ کیا جائے جو مداہنت کے زمرے میں آتا ہو۔

مندر جه ذیل امور مدارات میں شامل ہیں جن کود عوت و تبلیغ میں اختیار کر ناافضل و مستحسن ہے۔

2) دوسروں کی برائی سے چشم یوشی کرنا،اور حسن سلوک سے پیش آنا

3) لڑائی جھٹڑاسے گریز کرنا

4) مناسب القابات سے نوازنا

5) مجهول معاملات میں بلاد لیل گفتگو سے اجتناب کرنا

6) بات توجه سے سننا

7) مخالف کی حق بات کو قبول کرنا

8) مخالف کے ساتھ انصاف پیندی کامعاملہ کرنا

_

⁷⁴ Ibn Abi Shaibah, Abdullah Bin Muhammad bin Abi Shaibah, Al Musannaf, Vol 10 page 366, Dar ul Fikr.

The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 56-84 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar16

ختبار کر نا	رز کیا:	ومباحثة مير	9) بحث
· / / / ·	, O - C	J~~~ • ·	—

NC SA This work is licensed under a Creative Commons

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)